بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجماع الصحابہؓ

کے

حُجّت ہونے کے دلائل

مولف:

مُحمّد اشتیاق

(امیر جماعت المسلمین)

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجماع الصحابہؓ کے حجّت ہونے کے دلائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (سورہ النساء 115،تفسیر خازن علاؤ الدین ص430)	"اور جو شخص ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مؤمنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے جانے دیں گے جس طرف وہ جاتا ہے۔ ہم اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بہت بری جگہ ہے"

ا۔پہلی بات یہ کہ مندرجہ بالا آیت کے احادیث میں دو شانِ نزول ہیں۔

۲۔قارئین کرام مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو خاص باتیں بیان کی ہیں:

ا۔ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنا،

۲۔اور صحابہ کرامؓ،مؤمنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرنا۔

"مؤمن" کی جمع "مؤمنین" ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی بنیاد پر محدثین نے اجماع الصحابہ کرامؓ پر استدلال کیا ہے۔وضاحت درج ذیل ہے؛ ہم صرف 2 پر بات و بحث کریں گے اِنْ شَآءَاللہ!

حافظ ابنِ کثیر محدث تفسیر ابنِ کثیر میں سورۃ النساء115 کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں:

فانه قد ضمنت لهم العصمة فی اجتماعهم الخطأ تشریفاً لهم وتعظیماً لنبیّ هم وقد وردت احادیث صحیحه کثیرة فی ذلک قد ذکرنا منها طرقاً صالحاً فی کتاب أحادیث الأصول ومن العلماء من ادّعی تواتر معنابها والذی عوّل علیه الشافعیؒ فی الاحتجاج علی کون الاجماع حجة یحرّم مخالفة هذه الآیة
(تفسیر ابنِ کثیر 555/1)

"اجماع صحابہؓ غلطی سے پاک، انکی بزرگی اورعزت جو نبی ﷺ کی وجہ سے ہے یقیناً ان کی عصمت کی ضمانت ہے، یقیناً ہم نے بہت سی احادیث جو جید سند سے ہیں اور علماء کا دعویٰ ہے کہ اس کے معنی تواتر میں شامل ہیں اور امام شافعیؒ نے بھی اس آیت سے اجماع صحابہؓ پر دلیل لی ہے کہ (اجماع صحابہؓ) حجت ہے اور اس آیت کے خلاف (بولنا) حرام سمجھتے تھے"

قارئین کرام امام شافعیؒ اور حافظ ابنِ کثیر سورہ النساء کی آیت 115 سے اجماع صحابہؓ پر دلیل لیتے تھے، بنابریں اس زمانے کے علماء بھی اس آیت سے اجماع صحابہؓ پر ہی دلیل لیتے اور حجت سمجھتے تھے اور کسی محدث کی طرف سے کوئی مخالفت بھی سامنے نہیں آئی۔

امام حافظ ابنِ حجرؒ تحریر کرتے ہیں:

(وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ) وهو السبيل الذی هم علیه من

"سبیل المؤمنین کو چھوڑ کر اور راستے پر چلنا (حرام ہے) یہ وہ راستہ ہے جس سے

الـديـن الـحـنيـفي القيم وهو دليل	دین حنیف پر وہ گامزن تھے اور یہ دلیل ہے
عـلـى ان الاجـمـا ع حجة لا تجوز	کہ اجماع الصحابہؓ حجت ہے، اس کی مخالفت
مـخـالـفتهما كما لا تجوز مخالفة	کرنا ایسا ہے جیسے کتاب وسنّت کی مخالفت
الكتاب والسنّة....	کرنا ہے"

(الكشاف تفسير ابن حجر 291/1)

امام شوکانیؒ فتح القدیر میں تحریر کرتے ہیں:

وقـد اسـتـدل جماعة من أهل العلم	"اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق (**وَيَتَّبِـعُ**
لهـذه الآية عـلـى حـجة الاجمـا ع	**غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْن**) سے اہلِ علم کی ایک
لـقوله: وَيَتَّبِـعُ غَيْـرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ	جماعت نے اجماع صحابہؓ پر دلیل لی ہے"

(فتح القدير)

قارئین کرام مندرجہ بالا مباحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ محدثین اور اس زمانے کے علماء سورہ النساء کی آیت 115 سے اجماع الصحابہؓ پر دلیل لیتے تھے اور آج تک اہلِ علم نے اس بات کی تردید نہیں کی کہ اجماع الصحابہ کرامؓ حجت نہیں ہے یعنی اجماع الصحابہ کرامؓ کی اس سے کوئی دلیل نہیں بنتی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ احادیث الصحیحہ اس سلسلے میں کیا کہتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گذشتہ زمانے کا ذکر کرتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ پہلے بھی امتوں نے فرقہ بندی کی تھی اور میری یہ جماعت بھی فرقہ بندی کا شکار ہوگی تو صحابہ کرامؓ نے معلوم کیا اس وقت ان فرقوں میں کونسا فرقہ صحیح راستے پر گامزن

ہوگا؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما أنا عليه و أصحابي

"جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہوں گے" اگرچہ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد الفریقی ضعیف ہے مگر معاویہ والی حدیث جو آگے آتی ہے تقویت دیتی ہے۔

مزید یہ کہ ہمارے نزدیک عبدالرحمٰن معتبر ہے جیسا کہ ہم نے احکام التقریب میں ثابت کیا ہے۔

(رواه الترمذی 381/4، أخرجه الحاكم 129/1) تحفة الأشراف 8864-354/6 والمسند الجامع 8753-303/11، صحيح الترمذی للعلامة الألبانی ص2129 والسلسلة الصحيحة له تحت رقم 1348 وحسنه الترمذی شرح السنة213/1، أخرجه الترمذی وقال حسن غريب وهو كما قال فانه وان كان فی سنده عبد الرّحمٰن بن زياد الأفريقی وهو ضعيف يتقوى بحديث معاوية الصحيح الآتی

نوٹ: صحیح الترمذی للاٗ لبانی والے حاشیہ نگار کا یہ بیان ہے جو ترمذی کے حاشیہ میں رقم ہے۔

قارئین کرام عبدالرحمٰن بن زیاد الاٗ فریقی کی توثیق درج ذیل ائمہ نے کی ہے:

۱۔ یحییٰ بن سعید ثقہ کہتے ہیں۔

۲۔ امام الجوزجانی صدوق کہتے ہیں۔

۳۔ امام یعقوب بن شیبہ ضعف کے ساتھ ثقہ وصدوق صالح کہتے ہیں۔

۴۔ یعقوب بن سفیان **لا بأس به** کہتے ہیں۔

۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب سے اور ابوزرعہ سے معلوم کیا کہ الاٗ فریقی اور ابن لہیعہ میں سے کون زیادہ صحیح ہے؟ انہوں نے کہا دونوں ضعیف ہیں مگر الاٗ فریقی زیادہ صحیح ہے۔

۶۔ یحییٰ القطان ثقہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں وہ کون سے شیوخ ہیں جس سے الاٗ فریقی نے منکر روایات کی ہیں؟

۷۔ امام داوٗد کہتے ہیں میں نے امام احمد بن صالح سے معلوم کیا کہ کیا الاٗ فریقی کی حدیث سے حجت لے سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا کیا الاٗ فریقی صحیح الکتاب ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! امام احمد بن صالح کہتے ہیں الاٗ فریقی پر کلام کرنا غلط ہے، وہ ثقہ ہے۔

۸۔ امام المحدثین ورئیس الامت امام بخاری الاٗ فریقی کو مقبول مقارب الحدیث یقوی امرہ کہتے ہیں۔

۹۔ سحنون ثقہ کہتے ہیں۔

۱۰۔ امام ابوالحسن بن القطان کہتے ہیں الأ فریقی اہلِ علم وزھد میں سے ہیں اور کہتے ہیں لوگوں نے انہیں ثقہ کہا ہے (یہ تمام دلائل تہذیب تقریب نہیں ہے)۔

اب حدیث **ما أنا علیه و أصحابی** کے حسن ہونے میں کیا کسر رہ گئی؟

دوسری حدیث ملاحظہ کیجئے:۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

أنا و أصحابی حیز و الناس حیز لا هجرة بعد الفتح (معرفة الصحابه 113/1 وأسناده صحیح رواه الطبرانی و أحمد ورجالهما رجال الصحیح، مجمع الزوائد 17/8)	"میں اور میرے اصحاب ہانکنے والے ہیں اور لوگ چلنے والے ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے"

قارئین کرام یہ حدیث بھی اجماع الصحابہؓ پر دلیل ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اللّٰه اجارکم من ثلاث خلال أن لا یدعو علیکم نبیّکم فتهلکوا جمیعاً و أن لا یظهر أهل الباطل	"بے شک اللہ تعالی نے تم کو تین باتوں سے پناہ دیدی ہے۔تمہارے نبی علیہ السلام تمہیں کبھی بددعا نہیں دیں گے کہ تم سب ہلاک

علی أهل الحق وأن لا تجتمعوا علی ضلالة

(رواه أبو داؤد 98/4 وقال ابنِ حجرؒ فی بذل الماعون اسناده حسن 66)

ہوجاؤ اور یہ کہ اہلِ باطل اہلِ حق پر کبھی غالب نہ ہوں گے اور یہ کہ تم کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگے"

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو دعا دے دی ہے کہ تم کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہوگے۔ ظاہر ہے کہ گمراہی کی ضد حق پر ہونا ہے یعنی صحابہ کرامؓ کا اجماع کبھی گمراہی پر نہ ہوگا بلکہ ہدایت پر ہوگا اور حق پر ہوگا۔ یہ بھی اجماع صحابہؓ ہونے کی دلیل ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں" (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"میرے صحابہ میری امّت کے لئے امان ہیں، جب میرے صحابہ ختم ہوجائیں گے تو میری امّت پر وہ چیز آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے" (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو دنیا کے سب سے بہترین لوگ قرار دے رہے ہیں۔ صحابہ تو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین بھی دنیا کے سب سے بہتر لوگ قرار دئے گئے ہیں، ان کے وجود سے لوگ محفوظ ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے ایک بالکل ادنیٰ آدمی سے اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مسلمین کو فتح عنایت کی" (صحیح البخاری)

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین کے ادوار دنیا کے سب سے بہتر ادوار ہیں، ان کا مقابلہ پوری دنیا کے لوگ نہیں کرسکتے۔

اجماع الصحابہؓ پر بات کرتے ہوئے دلیل دیتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

ان الله نظر الى قلوب العباد فرجّه قلب محمد ﷺ خير قلوب العباد فاصطفاه لنفسه وابتعثه برسالته ثم نظر الى قلوب العباد فرجّه قلوب أصحابه رضی خير قلوب العباد فجعلهم وزراء نبيه محمد ﷺ يقاتلون عن دينه فما رآه المسلمون حسناً فهو عند الله حسناً وما رآه المسلمون سيئاً فهو عند الله سيئا

(رواه أحمد والبزار والطبراني ورجاله موثقون، مجمع الزوائد 177-178/1)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں جھانکا تو تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر محمد ﷺ کا دل پایا پھر اللہ نے ان کو اپنے لئے خاص کرلیا اور ان کو اپنی رسالت کے لئے مبعوث کرلیا پھر اللہ نے ان لوگوں کے دلوں میں جھانکا تو تمام لوگوں کے مقابلے میں صحابہ کرامؓ کے دلوں کو بہتر پایا۔ پھر اللہ نے ان کو اپنے نبی ﷺ کا وزیر بنادیا۔ صحابہ کرامؓ (اب) اللہ کے دین کی خاطر جنگ کرتے ہیں پھر جس چیز کو مسلمین اچھا سمجھتے ہیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے اور جس چیز کو مسلمین بُرا سمجھتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بُری ہوتی ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابہ کرامؓ کی تائید اور ان کی یہ سوچ وہ ہے جو وحی الٰہی کی موجودگی

میں تیار ہوئی۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اللّٰـه اختـار أصحـابـي علـى العـالـمين سوى النبيّين المرسلين وأختـار لـي مـن أصحـابـي أربعة أبابكر وعمر وعثمان وعليّاً رحمهم اللّٰـه فجعلهم أصحابي و أصحابي كـلّهم خير وأختار أمّتي على الأمم وأختـار من أمّتي أربعة قرون القرن الأول والثـانـي والثـالث والرابع (رواه البـزار ورجـالـه ثقـات وفـي بـعـضـهـم خـلاف، مـجـمـع الزوائد16/10)	"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں پر انبیاء اور رسولوں کے علاوہ میرے اصحابؓ کو منتخب کیا اور میرے اصحابؓ میں سے میرے لئے چار ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ رحمهم الله کو منتخب کیا، ان کو میرے اصحاب بنا دیا، ویسے تو میرے تمام اصحاب بہترین ہیں (بنا بریں) میری امّت کو تمام امتوں پر منتخب کرلیا، میری امّت کے لئے چار زمانے منتخب کر لئے پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا"

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ، صحابہ کرامؓ کا زمانہ، تابعین کا زمانہ اور تبع تابعین کا زمانہ مراد ہے۔

بعض میں خلاف کا مطلب یہ ہے کہ اور احادیث میں تین زمانوں یا دو زمانوں کا ذکر ہے جیسے حضرت نعمان بن بشیرؓ کی حدیث جس میں چار زمانوں کا ذکر ہے، احمد و بزار والطبر انی

فی الکبیر والاوسط میں مروی ہے ان کی سندوں میں عاصم بن بہدلہ ہے اور وہ حسن الحدیث ہےاور بقیہ رجال احمد رجال الصحیح (مجمع الزوائد 19/1)

لاتزالون بخیرمادام فیکم من رآنی وصاحبنی واللّٰہ لاتزالون بخیر مادام فیکم من رآنی وصاحبنی	"(اے لوگو) تم ہمیشہ خیر و برکت پر رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت اختیار کی"
رواہ الطبرانی من طرق ورجال احدھا رجالا الصحیح، مجمع الزوائد 20/1)	

قارئین کرام غور کیجئے جب ایک صحابی کی خیر و برکت کا حال یہ ہے کہ ایک صحابیؓ کی وجہ سے تمام لوگ خیر و برکت سے مستفید ہو رہے ہوں تو جن لوگوں میں صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد موجود ہو ان کی خیر و برکت کا کیا عالم ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع صحیح دین پر ہوگا اور رہے گا ورنہ یہ فضیلتیں بے کار ہو کر رہ جائیں گی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا تسبّوا أصحابی لعن اللّٰہ من سب أصحابی	"میرے اصحاب کو برا نہ کہو ! جس نے میرے اصحاب کو برا کہا اللہ نے اس پر لعنت کی ہے"
(رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ	

رجال الصحيح غير علی بن سهل وهو
ثقة مجمع الزوائد21/10)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ ضمانتیں اور فضیلتیں دین پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے دی ہیں یا غلط کام کرنے والوں کے لئے دی ہیں؟ نہیں! ہرگز نہیں! ان پر جرح کرنے والے خود مجروح ہیں۔ ان کو بدعتیں کہنے والے خود بدعتی اور بے ایمان ہیں۔ صحابہ تو صحابہ کرامؓ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اپنی امّت کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی ہے کہ میری امّت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔
(وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ) کا دوسرا شانِ نزول یہ ہے۔

<u>ایک اور طریق سے بحث:۔</u>

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ تعالٰی قد أجارکم أمتی علی ضلالة ویـد اللّٰـہ عـلی الجماعة
(صحیح الجامع الصغیر727/2)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امّت کو گمراہی پر جمع ہونے سے بچالیا ہے اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے"

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ تعالٰی لا یجمع أمّتی علی ضلالة "بے شک اللہ تعالیٰ میری امّت کو گمراہی پر جمع

ويد الله على الجماعة

(صحيح الجامع الصغير 27/2، كتاب السنة ص 41 من طرق)

نہ کرے گا (کیونکہ) جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے"

جب رسول اللہ ﷺ کی امّت کا یہ عالم ہے کہ وہ گمراہی پر جمع نہ ہوگی تو صحابہ کرامؓ کا اجماع تو بدرجہ اولیٰ صحیح حجت ہوگا۔

صحابہ کرامؓ کے سلسلے میں ایک اور حدیث مجھے یاد آئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الله الله في أصحابي الله الله في أصحابي، لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبّهم فحبّي أحبّهم ومن أبغضهم فبغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذى الله فيوشك أن يأخذه

(رواه البغوتي في شرح السنة، قال ابو عيني هذاحديث حسن 71/14وروا ه البيهقي في شعب الايمان 191/2 وقد ذكرنا شواهده في كتاب الفضائل)

'اللہ اللہ میرے اصحابؓ کی (شان) اللہ اللہ میرے اصحابؓ کی (شان) تم میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا تو میری محبت اس سے ہے جو ان سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرا بغض بھی اس کے لئے ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو پریشان کیا اس نے مجھے غصہ دلایا، اس نے اللہ کی دشمنی مول لی اور جس نے اللہ کی دشمنی مول لی وہ عنقریب اللہ کی گرفت میں ہوگا'

قارئینِ کرام کن کن الفاظ میں مختلف انداز میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کی شان بیان کر رہے ہیں، آخر یہ فضیلتیں اور شان وشوکت کیوں بیان کی جارہی ہیں؟ اس لئے کہ یہ لوگ غلط نہیں ہیں، یہ لوگ کبھی بھی غلط راستے کا تعین نہیں کر سکتے، کبھی غلط راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔

ایک اور طریق سے بحث:-

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں **مَا أنَا عَلَيْهِ وَأصْحَابِي** اگر چہ اس میں ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ اور علیؓ آجاتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی شان ومرتبہ دیکھتے ہوئے الگ بھی حدیث بیان کی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فعليكم بسنّتي وسنّة الخلفاء الراشدين المهديّين عضّوا عليها بالنواجذ	"میری سنّت کو اور میرے خلفاء راشدین مھدیّین کی سنّت کو (اپنے اوپر) لازم کرلو بلکہ اس کو اپنے دانتوں سے پکڑ لو"

(رواہ ابنِ ماجہ وغیرہ وسندہ صحیح)

یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ اور علیؓ کی سنّت کو بھی میری زندگی کے بعد پکڑے رہنا، مطلب یہ ہے کہ وحی الٰہی ہی نے انکی سنّت کو پکڑے رہنے کی اجازت دے دی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ **مَـا أنَـا عَـلَيْـهِ وأصْحَـابِـي** میں آپ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد اجماع صحابہ کرامؓ کی

اجازت دی ہے اور خلفاء راشدین کو الگ بیان کر کے اہمیت دی ہے۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اگر خلفاء راشدین کا کوئی ایسا کام جو صحیح احادیث کے خلاف ہوگا تو وہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

لہٰذا خلفاء راشدین کی حدیث بھی اجماع صحابہ کرامؓ پر دلالت کرتی ہے، مزید برآں یہ بات قارئینِ کرام اپنے ذہن میں رکھیں **مَـا أنَـا عَلَيْهِ وَأصْحَابِی** اور **سَـنَّةُ الْخُلَفَاءِ** یہ کوئی تیسری چیز نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کی پیروی کرتے ہوئے ہی اس چیز کو مانتے ہیں۔ جماعت المسلمین کے نزدیک قرآن وحدیث کے علاوہ تیسری چیز کا کوئی تصور نہیں ہے۔

"مَا أنَا عَلَيْهِ اَلْيَوْمَ وَأصْحَابِی" (ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت **ضعیف** ہے)

اب اس حدیث پر روایتاً اور درایتاً بحث ملاحظہ کیجئے:-

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

تفترق امّتی علی ثلاث وسبعین فرقة كـلّهن فی النار الا واحدة، قالوا: وما تـلک الفرقة: قال ما أنا علیه الیوم و أصحابی	"میری امّت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے: صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کونسا فرقہ ہوگا؟
(رواه الطبرانی فی الصغیر وفیه عبد الله بـن سـفیـان، قـال العقیلی لا یتابع علی	آپ ﷺ نے فرمایا: جس پر میں آج ہوں **اور میرے اصحاب ہیں**"

حـديثـه هـذا وقد ذكره ابن حبان فی

الثـقـات مـجـمـع الـزوائد 189/1)

روایتاً بحث:-

یہ حدیث ضعیف ہے، عبداللہ بن سفیان المدنی ضعیف ہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ کہتے ہیں:

مَا أنَا عَلَيْهِ وَ أصْحَابِی "جس پر میں (آج) ہوں اور میرے اصحاب ہیں"

(لسان المیزان ۲۹۱/۳، میزان الاعتدال ۴۳۰/۲)

ابنِ حجرؒ اور امام ذہبیؒ ان الفاظ میں مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وانمايعرف هذا بابن انعم الأفريقی عبد اللّٰه بن يزيد عن عبد اللّٰه بن عمرو

یعنی (ہم) صرف اس روایت کو ابنِ انعم الأفریقی عبداللہ بن یزید عن عبداللہ بن عمروؓ سے مروی جانتے ہیں اور اس روایت میں **اَلْيَــوْم** کے الفاظ نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے جو الفاظ روایت کیے ہیں وہ **مَـا أنَا عَلَيْهِ وَأصْحَابِی** کے ہیں **مَا أنَا عَلَيْهِ اَلْيَوْمَ وَ أصْـحَـابِـی** کے نہیں ہیں۔ یہ الفاظ ضعیف ہیں، کسی نے بھی ان الفاظ کی متابعت نہیں کی ہے۔

امام ذہبیؒ نے بھی حافظ ابنِ حجرؒ کی موافقت کی اور انہوں نے بھی یہی الفاظ نقل کئے ہیں کہ

وانما يعرف هذا بابن انعم الأفريقی عبد اللّٰه بن يزيد عن عبد اللّٰه بن عمرو

مطلب یہ ہوا کہ عبداللہ بن سفیان والی روایت کا ائمہ نے انکار کر دیا ہے یعنی **مَا أنَا عَلَيْهِ وَ أصْحَابِی** والے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔

بنابریں عمر علی نے سری لنکا کی جماعت کو دھوکا دیتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ یہ روایت ضعیف ہےاور کسی امام نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

درایتاً بحث:-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں آج جس پر ہوں اور میرے اصحاب جس پر ہیں"
حدیث کے متن میں **اَلْیَوْم** کے الفاظ قابلِ اعتراض ہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحیح راستے پر نہیں رہیں گے؟ **اَلْیَــوْم** کے الفاظ سے تو یہی چیز سامنے آتی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں صحابہ کرامؓ حق پر رہوں گے اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد حق پر نہ رہیں گے (نعوذ باللہ)۔ **اَلْیَــوْم** کے الفاظ قرآن وحدیث کے بھی خلاف پڑ رہے ہیں۔ قرآن مجید نے **رضــی الله عنهم ورضو عنه** کے الفاظ بیان کیے ہیں تو اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ سے راضی رہا اور آپ ﷺ کی زندگی کے بعد ناراض ہو جائے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الغرض یہ حدیث روایتاً صحیح ہے اور نہ درایتاً صحیح ہے لہٰذا کالعدم ہے۔
مزید برآں علامہ ھیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں تحریر کیا ہے کہ عبداللہ بن سفیان المدنی کو ابنِ حبان نے ثقہ کہا ہے پھر ہمیں کسی اسماء الرجال کی کتب میں نہیں ملا بلکہ ابنِ حبان کی کتاب 'الثقات' جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے عبداللہ بن سفیان کے ثقہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ لہٰذا عبداللہ بن سفیان المدنی کو کسی نے بھی ثقہ نہیں کہا ہے، برعکس اس کے عبدالرحمٰن بن زیاد الأفریقی کو دس محدثین نے ثقہ کہا ہے۔ آپ خود انصاف کیجئے۔
قارئینِ کرام! اب ہم ان سوالات کا جائزہ لیتے ہیں جو عمر علی نے ہمیں ہمارے سری لنکا پہنچنے

پر دیے تھے۔آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عمر علی کس قدر گمراہی پر چل پڑے ہیں۔

اعتراض:-

۱۔ اجماع الصحابہؓ، والموقوف وحکماً مرفوع کو ہم نہیں مانتے ؟

۲۔ تواتر العمل والمشاہدہ کو نہیں تسلیم کرتے ؟

۳۔ جماعت کی بنیاد مدینہ منورہ میں رکھی گئی ؟

۴۔ موقوف احادیث دین میں شامل نہیں؟

عمر علی لکھتے ہیں جو مندرجہ بالا امور کو مانتا ہے وہ شرک، کفر وبدعت میں داخل ہو گیا۔

نوٹ:- عمر علی سری لنکا کے امیر تھے، وہ جماعت المسلمین چھوڑ کر خارج ہو چکے ہیں۔ جماعت المسلمین چھوڑنے کا عنقریب ان پر اور جو ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب آئیگا۔

قارئینِ کرام! اجماع الصحابہؓ قرآن وحدیث سے ثابت ہے جس کا ثبوت ہم دے آئے ہیں لہٰذا اجماع الصحابہ کرامؓ کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔

موقوف احادیث کا آج تک کسی نے بھی انکار نہیں کیا یعنی تابعین، تبع تابعین، محدثین اور ائمہ کرام میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ موقوف احادیث ماننے والا کفر وشرک میں داخل ہوجائے گا۔ کیونکہ اگر موقوف احادیث ہی کفر وشرک ہوجائیں تو صحابہ کرامؓ (نعوذ باللہ) بے دین قرار پائیں گے۔ اور لوگ یہ کہیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگ چھوڑے ہیں جو بے دینی پھیلا رہے ہیں، یہی بات شیعہ حضرات بھی کہتے ہیں۔ اگر کسی کو موقوف

احادیث پر یا مرسل روایات پر عمل نہیں کرنا تو نہ کریں مگر جو کرتے ہیں ان کو بے دینی کا لقب تو نہ دیں۔

عمر علی نے یہ نہیں سوچا کہ بات صحابہ کرامؓ پر آئے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بہترین لوگ ہیں۔ ان سب میں بھلائی ہے۔ وہ سب حق کے راستے پر ہیں۔ اگر کوئی کسی ایک صحابیؓ کو بُرا کہے اس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تربیت وحی الٰہی کی روشنی میں ہوئی تھی۔ ان سے ایسی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ بے دینی کا کام کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا تزالون بخير ما دام فيكم من رآني و صاحبني و الله لا تزالون بخير مادام فيكم من رآني وصاحبني (رواه الطبراني من طرق ورجال احدها رجالا الصحيح، مجمع الزوائد 20/1، مطالبة العالية 147/4 وسكت عليه البوصري)

"تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ ہے جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت اختیار کی۔ اللہ کی قسم تم ہمیشہ بھلائی پر رہو گے جب تک تم میں وہ شخص ہے جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت اختیار کی"

الغرض صحابہ کرامؓ بڑے بابرکت لوگ تھے ان کا زمانہ خیر و برکت کا زمانہ تھا۔ صحابہ کرامؓ خلوص وللٰہیت سے سرشار تھے، تقویٰ شعار تھے لہٰذا ایسی جماعت کے بارے میں کسی قسم کی

بدگمانی کرنا شانِ ایمان نہیں، وہ کوئی فعل اور عمل جو دین پر مبنی نہ ہو نہیں کرتے تھے۔ جو سُنّت میں نہ ہو بے ثبوت ہو، کسی صحابیؓ سے کسی غلطی کا ہو جانا تو ممکن ہے مگر تمام صحابہ کرامؓ سے نہیں۔

حُکماً مرفوع وہ احادیث ہیں جن میں علم غیب، قیامت کے متعلق خبریں اور عبادات کو صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہو۔ تابعین اور تبع تابعین اور محدثین نے ان کو حُکماً مرفوع احادیث قرار دیا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ غیب کا علم نہیں رکھتے تھے نہ قیامت کے متعلق کچھ بھی جانتے تھے اور عبادت کے احکامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعے صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوتے تھے لہٰذا ایسی تمام احادیث جو حُکماً مرفوع میں آتی ہیں وہ بے شک مُنزّل مِنَ اللہ ہیں، ان کا انکار کرنا کُفر ہے۔ عمر علی اور ان کے ساتھیوں نے ان احادیث کا انکار کر کے کفر کا کام کیا ہے۔

تواترالعمل اور مشاہدہ کے سلسلے میں چند باتیں ہم پیش کرتے ہیں مثلاً:

قبر میں میت کو کس طرح لٹایا جائے یہ حدیث میں نہیں ہے۔ تواتر عملی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو بھی اسی طرح لٹایا گیا اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لٹایا گیا۔ یہ حجت کیسے نہ ہوگا؟

نماز میں درود شریف پڑھنے کا مقام حدیث میں مقرر نہیں ہے عملی تواتر ہے کہ اَلتَّحِیَّات کے بعد پڑھا جائے، کیا یہ حجت نہ ہوگا؟ کیا درود شریف کو رکوع میں پڑھ لیا جائے تو درود شریف کے حکم پر عمل ہو جائے گا؟

مسعود احمد صاحبؒ کہتے ہیں: " کسی دینی فعل پر اجماع صحابہ کرامؓ بھی حجت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کرامؓ کا سرچشمہ ایک ہے اور وہ سرچشمہ سنّت ہی ہوسکتی ہے "
(وقار علی صاحب کا خروج ص۹)

اگر کوئی صاحب مندرجہ بالا باتوں کو احادیث صحیحہ سے ثابت کر دیں تو پھر تواتر کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوڑ دیں گے۔ مزید برآں میں نے ایک پمفلٹ "وہ احادیث جو حکماً مرفوع ہیں" تحریر کیا ہے، اس کا مطالعہ بھی ضرور کریں۔

میری ایک کتاب ہے جس کا عنوان ہے "مختلف ادوار اور جماعت المسلمین"، اس میں میں نے تحریر کیا تھا کہ جماعت المسلمین کی بنیاد مدینہ میں رکھی گئی تھی۔ اِنْ شَآءَاللہ اس جملے کی تصیح کر دی جائے گی۔

سری لنکا کی جماعت بشمول عمر علی گمراہ کیوں ہوئے؟

قیل وقال، وكثرة السوال کہا گیا ہے اور کس نے کہا ہے اور بہت زیادہ سوال کرنا، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے (صحیح بخاری)

قارئینِ کرام میں تقریباً ۱۸ سال سے سری لنکا جا تا رہا ہوں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اور یہ لوگ غریب ہیں اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے اس کی قدر کرتے ہوئے دورہ سری لنکا کرتا رہا ہوں۔ اپنے خرچ سے جا تا اور ان کو بھی خرچ دیتا۔ سوالات کی بھرمار تھی اس کے باوجود میں مسلسل ان کی حوصلہ افزائی کرتا رہا کبھی ہمت نہیں ہاری۔ میری تمام کوششیں رائیگاں ہوگئیں ان کے کثرتِ سوال سے اور یہ کہنا کہ ترکِ سنّت گناہ نہیں ہے اس فعل کی

حوصلہ افزائی عمر علی، ھبتہ الرحمٰن اور دوسرے علماء سری لنکا کرتے رہے ہیں۔
پھر سری لنکا میں سنّت چھوڑنے کا عمل شروع ہوگیا اور ظاہر ہے اس سے قبل تو سنّت نام کی کوئی چیز سری لنکا میں نہ تھی۔ میں ۱۵ سے ۲۰ دن وہاں سری لنکا میں قیام کرتا اور پھر چلا آتا۔ میں اپنے علماء سے کہتا رہا کہ صبر کرو اللہ تعالیٰ ان کو ٹھیک کردے گا۔ مگر سری لنکا کے علماء کی ہٹ دھرمی نے ہماری تمام کوششوں کو ناکام کردیا۔
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من رغب عن سنّتي فليس منّي "جس نے میری سنّت سے بے رغبتی کی تو اس کا تعلق مجھ سے نہیں"
(صحیح البخاری)

سنّت سے بے رغبتی تو درکنار وہ تو سنّت چھوڑنے پر بحث ومباحثہ کرتے تھے۔ ہمارے تقریباً پانچ علماء ھبتہ الرحمٰن کو قائل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اس سے یہ نقصان ہوا کہ لوگوں میں سنّت چھوڑنے کا عمل پھیلنا شروع ہوگیا۔ میرے ساتھ جانے والے افراد کو بھی اس چیز کا علم ہے۔ الغرض **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** پڑھنے کے اور کیا کرسکتے ہیں۔ زبان سے ناآشنا ہونے کے سبب ہم کسی سے بات چیت نہ کرسکے۔

ایک اور طریق سے بحث:-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِكُوْا وَاِذَا ذُكِرَتِ النُّجُوْمُ فَاَمْسِكُوْا وَاِذَا ذُكِرَ الْقَدَرُ فَاَمْسِكُوْا	"جب میرے اصحابؓ کا ذکر ہوتو رُک جایا کرو، جب تاروں کا ذکر ہوتو رُک جایا کرو اور جب تقدیر کا ذکر ہوتو رُک جایا کرو"

(رواه الطبرانی فی الکبیر ۱۰/۱۹۸

وسنده حسن)

(الاحادیث الصحیحه ص ۳٤)

صحابہ کرامؓ کی عظمت، شان اور مرتبہ کو دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے بارے میں کسی قسم کی لب کشائی نہ کرنا، کیونکہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں لب کشائی کرنا اپنے آپ کو گمراہی میں ڈالنا ہے۔

مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"تاروں کا علمِ نجوم نہ سیکھے" (ابوداؤد وسندہ صحیح)

"نجومی کے پاس نہ جائے نہ اس سے کچھ معلوم کرے ورنہ چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی" (صحیح مسلم)

"اگر نجومی کی بات تسلیم کرلے تو کافر ہوجائے گا" (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح)

"ستاروں، پچھتر وغیرہ پر یقین نہ کرے" (صحیح مسلم)

اسی طرح تقدیر کا پہلو بھی بہت مشکل نہ سمجھ میں آنے والا مسئلہ ہے۔ تقدیر کے مسئلہ کو جس قدر آپ سلجھائیں گے اتنا ہی اُلجھ جائے گا۔ یعنی ستاروں اور تقدیر میں گھسنا گمراہ ہونے کے

مترادف ہے۔

پس بالکل اسی طرح صحابہ کرامؓ کے بارے میں کلام کرنا، اُن پر کسی قسم کا اعتراض کرنا، اُن کے بارے میں در پردہ یہ کہنا کہ وہ ایسی چیز کی پیروی کرتے ہیں یا عمل کرتے ہیں جو حدیث میں نہیں ہے اپنی طرف سے، اپنی رائے سے، اجتہاد سے کرتے ہیں تو یہ کہنا اپنے آپ کو گمراہ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر آپ نجوم کے بارے میں بولتے ہیں تو پکڑے جائیں گے اور اگر آپ تقدیر کے بارے میں بولتے ہیں تو پکڑے جائیں گے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان لاؤ" (صحیح مسلم)، یعنی نجوم اور تقدیر کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو، اسی طرح صحابہ کرامؓ کا معاملہ بھی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ اگر آپ کو کوئی کام غلط لگتا ہے تو آپ نہ کریں لیکن صحابہ کرامؓ کو غلط مت کہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ کا اجماع غلط ہے تو پھر بات کس پر جائے گی یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد ایسے لوگ چھوڑے جو دین میں نہیں ہے وہ کام کرتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم غلط یعنی اللہ تعالیٰ کی تعلیم غلط، اس طرح نہ آپ اسلام میں رہیں گے اور نہ دین ہی آپ کے پاس رہے گا **اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن**